

سلسلہ أربعينات

چالیس احادیث مبارکہ

الْقَوْلُ الْمَقْبُولُ
فِي
ذِكْرِ أَصْحَابِ الرَّسُولِ
صَحَابَهُ كَرَامَ اللَّهِ كَاذِكْرٌ جَمِيلٌ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



چالیس احادیث مبارکہ

سلسلہ أربعینات

الْقَوْلُ الْمَقْبُولُ

فِي

ذِكْرِ أَصْحَابِ الرَّسُولِ ﷺ

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم﴾ کا ذکر جمیل ﴿﴾

تأليف

شيخ الاسلام الدكتور محمد طاهر القادري

منهاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 8514 3516، 140-140-111 (42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : الْقَوْلُ الْمَقْبُولُ فِي ذِكْرِ أَصْحَابِ

الرَّسُولِ ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کا ذکر جمیل﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاون ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

اہتمام اشاعت : فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Res earch.co m.pk

مطبوع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اوّل : اگست 2011ء

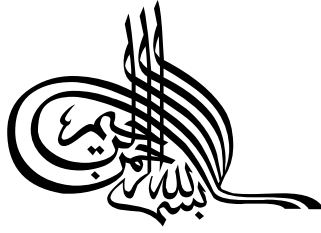
تعداد : 1,200

قیمت : 50/- روپے



نوٹ : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴ / ۱-۸۰ پی آئی وی،
 مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم
 ۴ / ۷۰-۹۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی
 چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔اے / اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛
 اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۶۱ / ۸۰
 ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف
 کردہ کتب تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

قرآن حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ سرور کائنات ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ ہے۔ جسے خود اللہ تعالیٰ نے ”اُسوۂ حسنہ“ قرار دیا۔ اس اُسوۂ حسنہ کا عملی نمونہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نفوسِ قدسیہ ہیں، جنہیں جمالِ حبیبِ خدا کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی اور جنہیں قرآن کے اوّلین مخاطب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

رسول اللہ ﷺ کے فیضانِ صحبت اور تعلیم و تربیت کی بدولت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اشاعتِ اسلام کے اوّلین داعی اور راہِ حق میں استقامت و ثابت قدمی کے پہاڑ بن گئے۔ انہوں نے غلبہٴ دینِ حق اور إعلاءِ کلمۃ اللہ کے لیے ایسی فقید المثال قربانیاں دیں کہ ان کا انفرادی و اجتماعی کردار تا قیامت اُمتِ مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ بن گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت و کردار اور اخلاق و اعمالِ رسولِ برحق ﷺ کی متابعت اور اُسوۂ حسنہ کے عکاس ہیں۔ اسی لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’بے شک میرے صحابہ کی مثال آسمان پرستاروں کی سی ہے ان میں سے جس کا بھی دامن تھامو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لیے رحمت ہے۔‘ ایک اور فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت عینِ محبتِ رسول

اور ان کی مخالفت عین مخالفتِ رسول ہے۔

الغرض نگاہِ نبوت اور فیضانِ صحبت سے صحابہ کرام ﷺ نہ صرف شرفِ انسانی کی جیتی جاگتی تصویر بن گئے بلکہ وہ ارفع و اعلیٰ اخلاق، حسنِ معاملات، حسنِ معاشرت، زُہد و ورع، مجسمِ وفا و رضا اور باہمی محبت و مودت کے پیکرِ اتم بھی قرار پائے۔ تاریخِ انسانی پر ان کی عظمت و کردار کے مرتسم نقوش کو ملتِ اسلامیہ دینی، علمی، اخلاقی، سیاسی، عسکری اور معاشی ہر شعبہٴ حیات میں نہایت فخر سے دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے قرآن و حدیث کی اصل تعلیمات کے مطابق جہاں محبتِ اہل بیتِ اطہار علیہم السلام کو حرزِ جاں اور مرکزِ ایمان قرار دیا، وہیں آپ نے محبتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اسی ایمان کا جزو قرار دیا۔ زیرِ نظر اربعین، بھی صحابہ کرام ﷺ کے فضائل و مناقب اور ذکرِ جمیل پر مشتمل مستند ذخیرہٴ احادیث سے مرتب کی گئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہِ صمدیت میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر احمد الاسنادی)

ریسرچ اسکالر، فریڈلٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

آلَايَاتُ الْقُرْآنِیَّةُ

۱. قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (المائدة، ۵: ۱۱۹)

”اللہ فرمائے گا: یہ ایسا دن ہے (جس میں) سچے لوگوں کو ان کا سچ فائدہ دے گا۔ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے، یہی (رضائے الہی) سب سے بڑی کامیابی ہے“

۲. وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَّهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (الأنفال، ۸: ۷۴)

”اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطنِ قربان کر دینے والوں کو) جگہ

دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔“

۳. وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

(التوبة، ۹: ۱۰۰)

”اور مہاجرین اور ان کے مددگار (انصار) میں سے سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے اور درجہ احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے، اللہ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے۔“

۴. إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۚ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ۝ لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّهِمُ الْمَلَائِكَةُ ۖ هَٰذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝

(الأنبياء، ۲۱:)

(۱۰۱-۱۰۳)

”بے شک جن لوگوں کے لیے پہلے سے ہی ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس (جہنم) سے دور رکھے جائیں گے ○ وہ اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے اور وہ ان (نعمتوں) میں ہمیشہ رہیں گے جن کی ان کے دل خواہش کریں گے ○ (روزِ قیامت کی) سب سے بڑی ہولناکی (بھی) انہیں رنجیدہ نہیں کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے (اور کہیں گے:) یہ تمہارا (ہی) دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ○“

۵. لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَابَهُمْ فَتَحَا قُرَيْبًا ○
(الفتح، ۴۸: ۱۸)

”بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، سو جو (جذبہ صدق و وفا) ان کے دلوں میں تھا اللہ نے معلوم کر لیا تو اللہ نے ان (کے دلوں) پر خاص تسکین نازل فرمائی اور انہیں ایک بہت ہی قریب فتح (خیبر) کا انعام عطا کیا ○“

۶. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا

سَيِّمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ
وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سَوْقِهِ يَعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۚ وَعَدَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

(الفتح، ۴۸: ۲۹)

”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت
اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم
دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے
دیکھتے ہیں وہ (صرف) اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔ اُن کی نشانی
اُن کے چہروں پر سجدوں کا اثر ہے (جو بصورتِ نور نمایاں ہے)۔ ان کے یہ اوصاف
تورات میں (بھی مذکور) ہیں اور ان کے (یہی) اوصاف انجیل میں (بھی مرقوم)
ہیں۔ وہ (صحابہ ہمارے محبوبِ مکرم کی) کھیتی کی طرح ہیں جس نے (سب سے
پہلے) اپنی باریک سی کونپل نکالی، پھر اسے طاقتور اور مضبوط کیا، پھر وہ موٹی اور دبیز
ہو گئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی (اور جب سرسبز و شاداب ہو کر لہلہائی تو)
کاشتکاروں کو کیا ہی اچھی لگنے لگی (اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے صحابہ ﷺ کو اسی
طرح ایمان کے تناور درخت بنایا ہے) تاکہ ان کے ذریعے وہ (محمد رسول اللہ ﷺ

سے جلنے والے) کافروں کے دل جلانے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے ۵

۷. وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَتْلَطِ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَتْلُوا ط وَكَأَلَّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ (الحديد، ۵۷: ۱۰)

”اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالاں کہ آسمانوں اور زمین کی ساری ملکیت اللہ ہی کی ہے (تم تو فقط اس مالک کے نائب ہو)، تم میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (اللہ کی راہ میں اپنا مال) خرچ کیا اور (اپنے دفاع میں) قتال کیا وہ (اور تم) برابر نہیں ہو سکتے، وہ اُن لوگوں سے درجہ میں بہت بلند ہیں جنہوں نے بعد میں مال خرچ کیا ہے، اور قتال کیا ہے، مگر اللہ نے حسنِ آخرت (یعنی جنت) کا وعدہ سب سے فرما دیا ہے، اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اُن سے خوب آگاہ ہے ۵“

۸. لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ط أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ

جَنَّتْ تَجَرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(المجادلة، ۵۸: ۲۲)

”آپ اُن لوگوں کو جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی اس شخص سے دوستی کرتے ہوئے نہ پائیں گے جو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) سے دشمنی رکھتا ہے خواہ وہ اُن کے باپ (اور دادا) ہوں یا بیٹے (اور پوتے) ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اُس (اللہ) نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور انہیں اپنی روح (یعنی فیضِ خاص) سے تقویت بخشی ہے، اور انہیں (ایسی) جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں، یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، یاد رکھو! بے شک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے ۝“

۹. وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُلُوبِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۖ وَمَنْ يُوقِ شَحْنَفِهِ فَوَلَّكَ اللَّهُ الْمَفْلِحُونَ ۝

(الحشر، ۵۹: ۹)

”یہ مال اُن انصار کے لیے بھی ہے (جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہر (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنا لیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں شدید حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچا لیا گیا پس وہی لوگ ہی با مراد و کامیاب ہیں“

۱۰. جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۖ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝

(البینۃ، ۹۸: ۸)

”ان کی جزا ان کے رب کے حضور دائمی رہائش کے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہیں، یہ (مقام) اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا“

اَلَا حَادِیْثُ النَّبِیَّةِ

۱. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي: أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْدُرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بہترین امت میرے زمانہ کی ہے پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ اور پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ (حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین زمانوں کا)۔ (فرمایا:) پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۳/۱۳۳۵، الرقم: ۳۴۵۰، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، الرقم: ۵۲۳۵۔



ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر یقین نہیں کیا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے مگر ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے زمانے کے لوگ، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم کے آگے اور ان کی قسم گواہی کے آگے آگے بھاگی پھرے گی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأيمان والندور، باب إذا قال أشهد بالله أو شهدت بالله، ۶/۲۴۵۲، الرقم: ۶۲۸۲، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۳، الرقم: ۲۵۳۳۔

۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزَوُ فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزَوُ فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزَوُ فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۱۳۳۵/۳، الرقم: ۳۴۴۹، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۱۹۶۲/۴، الرقم: ۲۵۳۲۔

صحبت میں رہا ہو؟ تو وہ لوگ کہیں گے: ہاں! تو انہیں (ان صحابہ کی برکت سے) فتح دے دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں! تو پھر انہیں (ان تابعین کی برکت سے) فتح دے دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں (یعنی تابعین) کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں! تو انہیں (ان تبع تابعین کی برکت سے) فتح دے دی جائے گی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/ ۱۳۱۶، الرقم: ۳۳۹۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/ ۸۶، الرقم: ۴۷۶۸، والحميدي في المسند، ۲/ ۳۲۸، الرقم: ۷۴۳۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحُمَيْدِيُّ.

”حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جنگ کریں گے تو ان سے کہا جائے گا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں! تو (ان صحابہ کی برکت سے) انہیں فتح دے دی جائے گی۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں! تو انہیں (تابعین کی برکت سے) فتح دے دی جائے گی۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابن حبان اور حمیدی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رَوَايَةٍ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُيُوشِهِمْ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا فَتَسْتَنْصِرُونَ بِهِ فَتَنْصَرُوا؟ ثُمَّ يُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا؟ فَيُقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيُقَالُ: لَا. فَيُقَالُ: مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ أَصْحَابِهِ؟ فَلَوْ سَمِعُوا بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَا تَوَهُ. وَفِي رَوَايَةٍ زَادَ: ثُمَّ يَبْقَى قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَدْرُونَ

مَا هُوَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ طَرِيقَيْنِ وَرَجَّاهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَقَالَ الْعَسْكَلَانِيُّ: وَهَذَا الْإِسْنَادُ صَحِيحٌ. (۱)

”ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لیے نکلے گا تو کہا جائے گا: کیا تم میں سے کوئی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے جس کے توسل سے تم (دشمن کے مقابلے میں) نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ؟ پھر کہا جائے گا: کیا تم میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے؟ کہا جائے گا: نہیں۔ پھر کہا جائے گا: کوئی ان کے صحابہ کی صحبت پانے والا (یعنی تابعی) ہے؟ کہا جائے گا: نہیں۔ پھر کہا جائے گا: کوئی ایسا شخص جس نے ان کے صحابہ کی صحبت پانے والے (یعنی تبع تابعی) کی زیارت کی ہے؟ کہا جائے گا: نہیں۔ اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے بھی سنتے تو ضرور اس کے پاس آ جاتے۔“

(۱) أخرجه أبو يعلى في المسند، ۴/۱۳۲، ۲۰۰، الرقم: ۲۱۸۲،

۲۳۰۶، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۳۱۳، الرقم: ۱۰۲۰،

والعسقلاني في المطالب العالية، ۱۷/۷۹، الرقم: ۴۱۶۵،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۸۔

اور ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: پھر ایسی قوم باقی رہ جائے گی جو قرآن پڑھے گی (مگر یہ) نہیں جانتی ہوگی کہ وہ کیا ہے۔ (یعنی اس کے اصل مطالب و مفہیم سے نابلد ہوگی)۔“

اسے امام ابو یعلیٰ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: امام ابو یعلیٰ نے اسے دو طریق سے روایت کیا ہے اور دونوں کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ اور امام عسقلانی نے بھی فرمایا: یہ اسناد صحیح ہے۔

۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي. فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، پس اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ: لو كنت متخذًا خليلاً، ۳/۱۳۴، الرقم: ۳۴۷۰، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (۵۹)، ۵/۶۹۵، الرقم: ۳۸۶۱، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في النهي عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ۴/۲۱۴، الرقم: ۴۶۵۸۔

خرچ کر دے تب بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھریا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي، لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، میرے صحابہ گالی مت دو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھریا اس سے آدھے کے برابر نہیں

۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب تحريم سب الصحابة، ۴/ ۱۹۶۷، الرقم: ۲۵۴۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۸۴، الرقم: ۸۳۰۹، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أهل بدر، ۱/ ۵۷، الرقم: ۱۶۱۔

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في —

پہنچ سکتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۷۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَبِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

..... في فضل من رأى النبي ﷺ، ۶۹۴/۵، الرقم: ۳۸۵۸،
والبخاري في التاريخ الكبير، ۳۴۷/۴، الرقم: ۳۰۸۲،
والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ۲/۲۶۵، والديلمی فی
مسند الفردوس، ۱۱۶/۵، الرقم: ۷۶۵۹۔

ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طُوبَى لِمَنْ رَأَىكَ وَآمَنَ بِكَ
قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَأَىني وَآمَنَ بِي ثُمَّ طُوبَى لِمَنْ طُوبَى ثُمَّ طُوبَى لِمَنْ
آمَنَ بِي وَلَمْ يَرِنِي. قَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَمَا طُوبَى؟ قَالَ: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ
مَسِيرَةُ مِائَةِ عَامٍ ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ. (۱)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مبارک باد ہے اس کے لیے جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں یقیناً) مبارک باد ہے اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا، (مگر) پھر مبارک باد ہے، پھر مبارک باد ہے، پھر مبارک باد ہے اس

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷۱/۳، الرقم: ۱۱۶۹۱،

وَأَبُو يَعْلَى فِي الْمَسْنَدِ، ۵۱۹/۲، وَابْنُ حَبَّانَ فِي الصَّحِيحِ،

۲۱۳/۱۶، الرِّقْمُ: ۷۲۳۰، وَالْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي تَارِيخِ

بَغْدَادَ، ۹۰/۴، الرِّقْمُ: ۱۷۳۳، وَالْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْأَمْثَالِ

الْمُطْلَقَةِ/۴۷، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ۶۷/۱۰۔

کے لیے جو مجھ پر ایمان لایا اور اس نے مجھے دیکھا تک نہیں، ایک شخص نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! وہ) طوبیٰ (مبارک باد) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (طوبیٰ) جنت کا ایک درخت ہے جو ایک صدی کی مسافت تک پھیلا ہوا ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اسی کے (پھلوں کے) تھلکے سے تیار ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۸۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَأَى مِنْ رَأْيِيْ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا قَوْلُهُ: وَلِمَنْ رَأَى قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْ رَأَاهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَأَبُو نَعِيمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. وَقَالَ الْمُتَّقِي الْهِنْدِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۶۶/۶، الرقم: ۵۸۷۴، وابن حبان في الثقات، ۱۳۵/۷، الرقم: ۹۳۴۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۵۴/۳، والدولابي في الكنى والأسماء، ۱۱۹۴/۳، الرقم: ۲۰۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰/۱۰، والهندي في كنز العمال، ۲۴۳/۱۱، الرقم: ۳۲۴۹۰۔

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے اللہ! میرے صحابہ کو بخش دے اور اسے بھی بخش دے جس نے ان کو دیکھا جنہوں نے مجھے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”وَلَمَنْ رَأَى“ (اور جس نے دیکھا) سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان لوگوں کو دیکھا جنہوں نے انہیں (یعنی صحابہ کو) دیکھا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، ابن حبان اور امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ اور متقی ہندی نے بھی کہا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

۹۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوْعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُونَ.

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب بيان أن بقاء النبي ﷺ أمان لأصحابه وبقاء أصحابه أمان للأمة، ۴/۱۹۶۱، الرقم: ۲۵۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۹۸، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۲۶۰، الرقم: ۷۲۷۶۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تارے آسمان کے لیے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آسمان پر آجائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لیے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے بچاؤ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: الْنُجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، وَأَنَا أَمَانٌ لِأَصْحَابِي، وَأَصْحَابِي أَمَانٌ لَأُمَّتِي.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: قُلْتُ: رَجُلَاهُ مُوثِقُونَ لِكِنَّهُمْ قَالُوا: لَمْ يَسْمَعْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۷، الرقم: ۶۶۸۷،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۷، والعسقلاني في الأمالي
المطلقة/۶۲۔

وَأَمَّا أَخَذَ التَّفْسِيرَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْهُ. قُلْتُ: بَعْدُ أَنْ عَرَفْتُ
الْوَاسِطَةَ وَهِيَ مَعْرُوفَةٌ بِالثَّقَةِ حَصَلَ الْوُثُوقُ بِهِ. (۱)

”ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا: ستارے اہل
آسمان کے لیے امان (کا باعث) ہیں۔ اور میں اپنے صحابہ کے لیے امان (کا
باعث) ہوں۔ اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امان (کا باعث) ہیں۔“
اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی اسناد جید
ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اس کے رجال ثقہ ہیں لیکن لوگ کہتے
ہیں کہ علی بن ابی طلحہ نے حضرت ابن عباس سے براہ راست سماع نہیں کیا جب کہ
اس نے (حضرت ابن عباس کے شاگرد) حضرت مجاہد سے علم تفسیر اخذ کیا اور سعید
بن جبیر نے ان (مجاہد) سے تفسیر لی ہے۔ میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں: جب
ہمیں درمیان کے واسطہ کی بھی پہچان ہوگئی اور وہ واسطہ بھی ثقہ ہے تو اس سے اس
راوی کی ثقاہت بھی متحقق ہو جاتی ہے۔

وفي رواية: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: مَهْمَا أُوتِيتُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُدْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَا ضِيَّةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا

قَالَ أَصْحَابِي إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ، فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ وَاخْتِلَافُ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيبُ. (۱)

”ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ پاؤ تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو۔ بے شک میرے صحابہ کی مثال آسمان پر ستاروں کی سی ہے ان میں سے جس کا بھی دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لیے رحمت ہے۔“

(۱) أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ۱/۱۶۲، الرقم:

۱۵۲، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۲۷۵، الرقم: ۱۳۴۶،

وابن عبد البر في التمهيد، ۴/۲۶۳، والخطيب بغدادی فی

الكفاية في علم الرواية، ۱/۴۸، والديلمي في مسند الفردوس،

۴/۱۶۰، الرقم: ۶۴۹۷۔

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فيمن سبَّ

أصحاب النبي ﷺ، ۵/۶۹۷، الرقم: ۳۸۶۵، وتمام الرازي —

اس حدیث کو امام بیہقی، قضاوی، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بَارِضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَتَمَامُ الرَّازِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو صحابی کسی زمین پر فوت ہوگا تو قیامت کے دن اس خطے کے لوگوں کے لیے قائد اور نور بن کر اٹھے گا۔“

..... في الفوائد، ۱/۱۰۷، الرقم: ۲۵۱، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱/۱۸۶، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱/۱۲۸، والدليمي في مسند الفردوس، ۳/۵۰۶، الرقم: ۵۵۶۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲/۴۱۶۔

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في من سب أصحاب النبي ﷺ، ۵/۶۹۶، الرقم: ۳۸۶۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۸۷، الرقم: ۱۶۸۴۹، والرويان في المسند، ۲/۹۲، الرقم: ۸۸۲، والبخاري في التاريخ الكبير، ۵/۱۳۱، الرقم: ۳۸۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۸/۲۸۷۔

اس حدیث کو امام ترمذی، تمام الرازی، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالرَّوْيَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا کیوں کہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی (تو گویا) اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی عنقریب (اللہ تعالیٰ) اس کی گرفت فرمائے گا۔“

۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في —

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، رویانی نے اور امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي، فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ. وَفِي رَوَايَةٍ: فَالْعَنُوهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو: تم پر اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر کی وجہ سے۔ ایک روایت میں ہے: انہیں لعنت (و ملامت) کرو۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وفی رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَإِنَّهُ يَجِيءُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي، فَإِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ،

..... فضل من رأى النبي ﷺ، ۶۹۷/۵، الرقم: ۳۸۶۶، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۳۹۷/۱، الرقم: ۶۰۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۹۰-۱۹۱، الرقم: ۸۳۶۶۔

وَلَا تُنَاكِحُوهُمْ، وَلَا تُوَارِثُوهُمْ، وَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ، وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ وَالْمِزِّيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ الْخَلَّالِ نَحْوَهُ فِي السُّنَّةِ. (۱)

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو یقیناً آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے گی۔ سو (یہ لوگ) اگر بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرنا اور اگر مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ میں شریک مت ہونا، اور ان سے نکاح (وغیرہ کے معاملات) مت کرو، اور انہیں وارث مت بنانا، اور انہیں سلام مت کرنا، اور ان کے لیے دعا (مغفرت) بھی مت کرنا۔“

اس حدیث کو خطیب بغدادی، مزنی، ابن عساکر نے اور اسی سے ملتی

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۸/ ۱۴۳، الرقم:

۴۲۴۰، والمزي في تهذيب الكمال، ۶/ ۴۹۹، وابن عساكر

في تاريخ مدينة دمشق، ۱۴/ ۳۴۴، وابن الخلال في السنة،

۲/ ۴۸۳، الرقم: ۷۶۹۔

۱۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب كراهية

شهادة لمن لم يستشهد، ۲/ ۷۹۱، الرقم: ۲۳۶۳، والنسائي في —

روایت ابن الحلال نے السنۃ میں بیان کی ہے۔

۱۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا مِثْلَ مُقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ، حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ وَمَا يُسْتَحْلَفُ.

وفي رواية: أَلَا أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

.....الحديث.

..... السنن الكبرى، ۳۸۷/۵، الرقم: ۹۲۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۶/۱، الرقم: ۱۷۷، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۶/۱۰، الرقم: ۴۵۷۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۶۳۱/۲، الرقم: ۱۴۸۹، وابن منده في الإیمان، ۹۸۳/۲، الرقم: ۱۰۸۷، والبزار في المسند، ۲۶۹/۱، الرقم: ۱۶۶، والحاكم في المستدرک، ۱۹۷/۱-۱۹۹، الرقم: ۳۸۷-۳۹۰، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۰۴/۳، الرقم: ۲۹۲۹، والمقدسي في الأحادیث المختارة، ۱۹۱/۱، الرقم: ۹۶۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ
إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کا خیال رکھنا اور پھر جو ان کے بعد لوگ (تابعین) ہوں گے۔ ان کا اور پھر جو ان کے بعد (تبع تابعین) ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص خود سے ہی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور وہ قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: خبردار! میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا اور پھر ان سے جو ان (صحابہ) کے بعد آئیں گے..... الحدیث۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد، ابن حبان اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام مقدسی نے بھی اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے۔

۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۸۹/۱، الرقم: ۶۷۵، وعبد

بن حميد في المسند، ۵۲/۱، الرقم: ۶۹، والعسقلاني في

المطالب العلية، ۸۴/۱۷، الرقم: ۴۱۶۸۔

۱۴. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تَلْتَمَسُ أَوْتَبَتُغَى الضَّالَّةُ، فَلَا يُوْجَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

”حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میرے صحابہ ﷺ میں سے کسی آدمی کو اس طرح ڈھونڈا جائے گا جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ملتی۔“ اس حدیث کو امام احمد اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوا، وَإِذَا ذُكِرَتِ النُّجُومُ فَأَمْسِكُوا، وَإِذَا ذُكِرَ الْقَدَرُ فَأَمْسِكُوا.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ. وَقَالَ

۱۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۱۹۸، الرقم: ۱۰۴۴۸، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۴/۱۰۸، وعبد الرزاق في الأمالي في آثار الصحابة/ ۵۰، الرقم: ۵۱، وابن عبد البر في التمهيد، ۶/۶۸، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۱/۱۲۶، الرقم: ۲۱۰، والدليمي في مسند الفردوس، ۱/۳۳۶، الرقم: ۱۳۳۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۲۰۲۔

الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيهِ مُسْهَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَثَّقَهُ ابْنُ حَبَانَ وَغَيْرُهُ وَفِيهِ خِلَافٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ، اور جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ، اور جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو بھی خاموش ہو جاؤ۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم، عبد الرزاق اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں مسہر بن عبد الملک ہے جسے ابن حبان وغیرہ ائمہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس میں اختلاف ہے جبکہ بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۶. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ، وَإِنَّ أَصْحَابِي يَقْتُلُونَ، فَلَا تَسُبُّوهُمْ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَبَّهُمْ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی

۱۶: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۳۳/۴، الرقم: ۲۱۸۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴۷/۲، الرقم: ۱۲۰۳، وأيضاً في الدعاء/ ۵۸۱، الرقم: ۲۱۰۹، وأبو نعیم في حلیۃ الأولیاء، ۳/۳۵۰، والخطیب البغدادی في تاریخ بغداد، ۳/۱۴۹۔

اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل ہیں۔ سو میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو ان کو برا بھلا کہے۔“

اس حدیث کو امام ابویعلیٰ، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي بَنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. (۱)

”ایک روایت میں (تابعی) حضرت عطاء بن ابی رباح ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کے معاملے میں مجھے یاد رکھا (یعنی میرا لحاظ کیا) تو قیامت کے دن میں اسے یاد رکھوں گا اور جس نے میرے صحابہ

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۵۴/۱، الرقم: ۱۰۔

۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر

عويم بن ساعدة ؓ، ۷۳۲/۳، الرقم: ۶۶۵۶، وابن أبي عاصم

في السنة، ۴۸۳/۲، الرقم: ۱۰۰۰، وأيضًا في الآحاد والمثاني،

۳۷۰/۳، الرقم: ۱۷۷۲، والطبراني في المعجم الأوسط،

۱۴۴/۱، الرقم: ۴۵۶، وأيضًا في المعجم الكبير، ۱۷/۱۴۰،

الرقم: ۳۴۹۔

کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ بِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالتَّطْبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا پسندیدہ رسول) چنا اور میرے لیے میرے صحابہ کو چنا۔ سو اس نے میرے لیے ان میں سے وزراء، ازدواجی رشتہ دار (داماد اور سر) اور انصار (یعنی مددگار) بنائے۔ سو جس نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے کسی فرض و نفل کو قبول نہیں کرے گا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أهل بدر، ۵۷/۱، الرقم: ۱۶۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۰۵/۶، —

۱۸. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمْ يَمَقِّمْ أَحَدُهُمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمَرُوهُ.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ
الْكِتَابِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، پس ان کے عمل کا ایک لمحہ تم میں سے کسی کے زندگی بھر کے اعمال سے بہتر ہے۔“

..... الرقم: ۳۲۴۱۵، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۴۸۴، الرقم: ۱۰۰۶، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/ ۵۷، الرقم: ۱۵، والكناني في مصباح الرجاجة، ۱/ ۲۴، الرقم: ۵۹۔
۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۳۷۹، الرقم: ۳۶۰۰، والبزار في المسند، ۵/ ۲۱۲، الرقم: ۱۸۱۶، ۱۷۰۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/ ۵۸، الرقم: ۳۶۰۲، وأيضاً في المعجم الكبير، ۹/ ۱۱۲، ۱۱۵، الرقم: ۸۵۸۲، ۸۵۹۳، والطيالسي في المسند، ۱/ ۳۳، الرقم: ۲۴۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/ ۳۷۵، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ۱/ ۱۱۴، الرقم: ۴۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۱۷۷-۱۷۸، والعسقلاني في الأمالي المطلقة/ ۶۵۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن ابی عاصم اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے کہا: یہ اسناد صحیح اور رجال ثقات ہیں۔

۱۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ، فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ سَيِّئٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ مُوثِقُونَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو قلب محمد ﷺ تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر قلب پایا تو اسے اپنے لیے چن لیا (اور خاص کر لیا) اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے دل کو (صرف اپنے لیے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوب انسانی کو دیکھا تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا انہیں اپنے نبی مکرم ﷺ کا وزیر بنا

دیا وہ ان کے دین کے لیے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے: انہیں آپ ﷺ کے دین کا مددگار بنا دیا) سو جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی اور جسے وہ بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُری ہے۔“

اسے امام احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور عسقلانی نے بھی کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَضْحَكُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجِبَالِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَابْنُ رَاشِدٍ.

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

”حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۰: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۱۱/۱، وابن راشد في الجامع، ۳۲۷/۱۱، ۴۵۱، الرقم: ۲۰۶۷۱، ۲۰۹۷۶، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۱۳۴۳/۳، الرقم: ۴۷۴۹، والعيني في عمدة القاري، ۱۵۰/۲۲، والقضاعي في مسند الشهاب، ۴۱۸/۱، الرقم: ۷۲۰۔

سے پوچھا گیا: کیا صحابہ کرام ہنتے بھی تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور ابن راشد نے روایت کیا ہے۔

”ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ کرنا کیوں کہ وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔“ اس حدیث کو امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

۲۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوِيَةَ.

۲۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ۱۸۸۳/۴، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۷۰/۶، الرقم: ۳۶۱۰۲، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۶۷۲/۲، الرقم: ۱۱۴۹، وابن راهويه في المسند، ۶۷۸/۳، الرقم: ۱۲۷۱۔

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ، احمد اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ۴/۵، الرقم: ۲۶۷۶، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ۴/۲۰۰، الرقم: ۴۶۰۷، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ۱/۱۵، الرقم: ۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۲۶، الرقم: ۱۷۱۸۴، وابن حبان في الصحيح، ۱/۱۷۸، الرقم: ۵، والحاكم في المستدرک، ۱/۱۷۴، الرقم: ۳۲۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۲۴۶، الرقم: ۶۱۸۔

۲۲. عَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُودِّعٌ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ.

”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیوں

کہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کر لے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

۲۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِهْدَا، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير، ۴/ ۱۸۸۰، الرقم: ۲۴۱۷، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۵/ ۶۲۴، الرقم: ۳۶۹۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۵۹، الرقم: ۸۲۰۷۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں پہاڑ لرزاں ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیوں کہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن زید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التمني، باب ما يجوز من اللو، ۶/۲۶۴، الرقم: ۶۸۱۷-۶۸۱۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بإعطاء المؤلف قلوبهم على الإسلام، الرقم: ۷۳۸/۲، ۱۰۶۱۔

۲۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَأَصْلَحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية: فَأَغْفِرُ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ. وفي رواية: فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ. وفي رواية: اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَأَصْلَحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، سو تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔“ ایک روایت میں ہے: سو تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔“ ایک روایت میں ہے: سو تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔“ ایک روایت میں ہے: اے اللہ، بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، سو تو انصار اور مہاجرین کے معاملات درست فرما۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب دعاء النبي

ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ۳/ ۱۳۸۱، الرقم: ۳۵۸۴،

ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة

الأحزاب وهي الخندق، ۳/ ۱۴۳۱، الرقم: ۱۸۰۴-۱۸۰۵۔

۲۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ:

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار و مہاجرین (خندق کھودتے وقت) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ (رجزیہ اشعار پڑھنے میں شریک) تھے۔ اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے: اے اللہ، اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، سو تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۲۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مقدم النبي ﷺ المدينة، ۳/ ۱۴۳۰، الرقم: ۳۷۱۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب وهي الخندق، ۳/ ۴۳۱، الرقم: ۱۸۰۵، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في بناء المساجد، ۱/ ۱۲۳، الرقم: ۴۵۳۔

۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب قول النبي ﷺ: —

اَللّٰهُمَّ، اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تُرَدِّدْهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ
الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو قبول فرما اور انہیں اُلٹے پاؤں نہ لوٹانا الحدیث۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۸۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبْشَةِ فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقَنَا النَّبِيُّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ

..... اللهم أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ، ۳/۱۴۳۱، الرقم: ۳۷۲۱،
ومسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب الوصية بالثلث،
۳/۱۲۵۰، الرقم: ۱۶۲۸۔

۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب هجرة
الحبشة، ۳/۱۴۰۷، الرقم: ۳۶۶۳، الرقم: ۳۶۶۳، ومسلم في
الصحيح، كتاب فضائل الصحابةؓ، باب من فضائل جعفر بن
أبي طالب وأسماء بنت عميس وأهل سفيتهمؓ، ۴/۱۹۴۶،
الرقم: ۲۵۰۲۔

السَّفِينَةِ هَجْرَتَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہجرت فرمانے کی خبر پہنچی تو اس وقت ہم یمن میں تھے، سو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے، اس کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی تک پہنچا دیا۔ وہاں ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی سگت اختیار کی اور ان کے ساتھ رہنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر جب آپ ﷺ نے خیر فتح کیا تو ہم آپ ﷺ کی رفاقت میں تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب علامة الإيمان حب الأنصار، ۱/ ۱۴، الرقم: ۱۷، وأيضاً في كتاب المناقب، باب حب الأنصار، ۳/ ۱۳۷۹، الرقم: ۳۵۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي ﷺ من الإيمان وعلاماته، ۱/ ۸۵، الرقم: ۷۴۔

وفي رواية عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت، ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بُغض، نفاق کی علامت ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: منافق کی علامت انصار سے بغض رکھنا اور مومن کی علامت انصار سے محبت کرنا ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۰. عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ

۳۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب حب الأنصار، ۱۳۷۹/۳، الرقم: ۳۵۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار وعليه ﷺ من الإيمان وعلاماته، ۸۵/۱، الرقم: ۷۵، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل الأنصار وقریش، ۷۱۲/۵، الرقم: ۳۹۰۰، وقال: هذا حديث صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الأنصار، ۵۷/۱، الرقم: ۱۶۳۔

فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للنسائي: وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا كَافِرٌ.

”حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، یا کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے صرف مؤمن محبت کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے۔ سو جس نے ان سے محبت رکھی اس سے اللہ نے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس سے اللہ نے بغض رکھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور نسائی کی روایت میں ہے: ”ان سے سوائے کافر کے کوئی بغض نہیں رکھتا۔“

۳۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُمَثِّلًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ. اَللّٰهُمَّ، اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ.

۳۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب قول النبي ﷺ للأنصار أنتم أحب الناس إلي، ۱/۳۷۹، الرقم: ۳۵۷۴، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل الأنصار، ۴/۱۹۴۸، الرقم: ۲۵۰۸۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار کے کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ (ان کے استقبال کے لیے) کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، آپ ﷺ کی مراد انصار تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يَبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَّرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بَرْدٍ قَالَ: فَصَعِدَ الْمَنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّئِنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي

۳۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب قول النبي

ﷺ اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم، ۳/ ۱۳۸۳،

الرقم: ۳۵۸۸، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة،

باب من فضائل الأنصار، ۴/ ۱۹۴۹، الرقم: ۲۵۱۰۔

وَعِيَّتِي وَقَدْ قَضَوْا الَّذِي لَهُمْ فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو دیکھا وہ رو رہے تھے تو ان سے پوچھا: کیا چیز تمہیں رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں اپنی مجلسوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے، تو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں ساری صورتحال عرض کی تو راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک) سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک کا ایک کونہ سر مبارک پر پٹی کی طرح باندھ رکھا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور یہ آخری بار تھی کہ آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اس کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز نہیں ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیوں کہ وہ میرے مخلص ساتھی اور ہمراز ہیں۔ ان پر جو فرائض تھے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے۔ لہذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جو ان میں سے قصور وار ہوں ان سے درگزر کرنا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، ۸۶/۱، الرقم: ۷۶-۷۷، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل الأنصار وقريش، ۷۱۵/۵، الرقم: ۳۹۰۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۸۶/۵، الرقم: ۸۳۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۴، الرقم: ۱۱۳۱۸، وأبو يعلى في المسند، ۲/۲۸۷، الرقم: ۱۰۰۷، والطيلاسي في المسند، ۱/۲۹۰، الرقم: ۲۱۸۲۔

۳۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ الْمَقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ [المائدة، ۲۴: ۵]، وَلَكِنْ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سَرَّى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ ”آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔“ بلکہ آپ ﷺ تشریف لے چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کے اس جواب سے بہت خوشی و مسرت ہوئی۔“

۳۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: فاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ، ۱/ ۶۸۴، الرقم: ۴۳۳۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۳۳۳، الرقم: ۱۱۱۴۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۳۱۴، الرقم: ۱۸۰۷۳، وابن أبي عاصم في الجهاد، ۲/ ۵۵۵، الرقم: ۲۲۰، وقال: إسناده حسن۔

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۵. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَالًا فَهَذَا كُمْ اللَّهُ ﷻ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمْ اللَّهُ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِي؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُولُونَ: جِئْنَا خَائِفًا فَأَمَّنَّاكَ، وَطَرِيدًا فَأَوْيَنَّاكَ، وَمَخْذُولًا فَنَصَرْنَاكَ. فَقَالُوا: بَلْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمَنُّ بِهِ عَلَيْنَا وَلِرَسُولِهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ فِي حَلِيقَةِ طَوِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۳۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ٤/١٥٧٤، الرقم: ٤٠٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب إعطاء المؤلفة لقلوبهم على الإسلام، ٢/٧٣٨، الرقم: ١٠٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٩١، الرقم: ٨٣٤٧، وأيضاً في فضائل الصحابة، ١/٧٢، الرقم: ٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٤، الرقم: ١٢٠٤٠، وأيضاً في فضائل الصحابة، ٢/٨٠٠، الرقم: ١٤٣٥، وابن حبان في الثقات، ٢/٨١۔

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم راہ راست سے بھٹکے ہوئے تھے سو اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں (ایک جگہ) جمع فرما دیا؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم باہم دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے دلوں میں الفت پیدا فرما دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے: آپ ہمارے پاس حالت خوف میں تشریف لائے تو ہم نے آپ کو امان دی، اور آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب آپ کی قوم نے آپ کو ملک بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، اور آپ ہمارے پاس شکستہ حالی میں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی۔ انہوں نے عرض کیا: (یہ آپ پر ہمارا کوئی احسان نہیں) بلکہ (آپ کا ہمارے پاس تشریف لانا) تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے طویل روایت میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اور امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ الفاظ احمد کے ہیں۔

۳۶. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

وَالْتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَادَ: وَلِلنِّسَاءِ الْأَنْصَارِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا، ٤/١٨٦٢، الرقم: ٤٦٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، باب من فضائل الأنصار، ٤/١٩٤٨، الرقم: ٢٥٠٦، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضائل الأنصار وقریش، ٥/٧١٥، الرقم: ٣٩٠٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٨٦، الرقم: ١٠١٤٦۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے اضافے سے روایت کیا: اور انصار کی عورتوں (بیویوں) کی بھی مغفرت فرما۔“

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ بَدْرٍ: فَلَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غُفِرَتْ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اصحاب بدر کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف (رحمت کی) نظر ڈالی۔ پھر فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بیشک تمہارے لیے جنت لازم ہو گئی ہے یا فرمایا: میں نے

۳۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب فضل من شهد بدراً، ۴/ ۱۴۶۳، الرقم: ۳۷۶۲، وأيضاً في كتاب الجهاد، باب الجاسوس، ۳/ ۱۰۹۵، الرقم: ۲۸۴۵، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أهل بدر رضی اللہ عنہ، وقصة حاطب بن أبي بلتعة رضی اللہ عنہ، ۴/ ۱۹۴۱، الرقم: ۲۴۹۴، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الممتحنة، ۵/ ۴۰۹، الرقم: ۳۳۰۵، والدارمي في السنن، ۲/ ۴۰۴، الرقم: ۲۷۶۱۔

تمہیں معاف کر دیا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۸. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں دیکھ سکتا تو تمہیں (حدیبیہ کے) اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۹. عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَشْرَةٌ فِي

۳۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية، ٤ / ١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الامارة، باب استحباب مبايعة الإمام الجيش، عند إرادة القتال، وبيانبيعة الرضوان تحت الشجرة، ٣ / ١٤٨٤، الرقم: ١٨٥٦ -

۳۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ٥ / ٦٤٨، الرقم: ٣٧٤٨، والنسائي في —

الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ،
وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
ؓ، قَالَ: فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التَّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ
بِاللَّهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، مَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُونِي بِاللَّهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي
الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ: أَصَحُّ.

”حضرت سعید بن زید ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
دس آدمی جنتی ہیں، (اور وہ یہ ہیں) ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان، علی، زبیر، طلحہ،
عبد الرحمن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاصؓ (جنتی ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ
حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا:
ابو اعور! ہم آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں آدمی کون ہے؟
انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے، (دسواں) ابو اعور (یعنی سعید

..... السنن الكبرى، ٥٦/٥، الرقم: ٨١٩٥، وأحمد بن حنبل في

المسند، ١٨٨/١، الرقم: ١٦٣١، وابن حبان في الصحيح،

٤٦٣/١٥، الرقم: ٧٠٠٢، والشاشي في المسند، ١/٢٤٧۔

بن زید خود) جنتی ہیں۔‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔
امام ترمذی نے السنن میں اور امام بخاری نے التاريخ الكبير میں اس حدیث کو اصح
(صحیح ترین) کہا ہے۔

۴۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْحَمُ
أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً
عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ
بْنُ ثَابِتٍ، وَأَفْرَوُهُمْ أَبِي. وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو
عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

۴۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ
بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح
رضی اللہ عنہ، ۶۶۴/۵-۶۶۵، الرقم: ۳۷۹۰-۳۷۹۱، وابن ماجه في
السنن، المقدمة، باب فضائل خباب رضی اللہ عنہ، ۵۵/۱، الرقم: ۱۵۴،
والنسائي في السنن الكبرى، ۶۷/۵، ۷۸، الرقم: ۸۲۴۲،
۸۲۸۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۱/۳، الرقم:
۱۴۰۲۲، وأبو يعلى في المسند، ۱۴۱/۱۰، الرقم: ۵۷۶۳،
والحاكم في المستدرک، ۴۷۷/۳، الرقم: ۵۷۸۴۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهٍ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابو بکر ہے، احکام الہی میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے، شرم و حیاء میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والا معاذ بن جبل ہے، علم الفرائض کا سب سے زیادہ جاننے والا زید بن ثابت ہے اور سب سے اچھا قاری ابی بن کعب ہے اور ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔

٤١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمَّ

٤١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة النساء مع الرجال، ٣/١٤٤٣، الرقم: ١٨١٠، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في خروج النساء في الحرب، ٤/١٣٩، الرقم: ١٥٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في النساء يغزون، ٣/١٨، الرقم: ٢٥٣١، والمروزي في السنة، ١/٤٨، الرقم: ١٥٢۔

سَلِيمٌ وَنِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَاءَ يَدَاوِينَ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کروئی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت اُم سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں، وہ پانی پلاتیں اور زخموں کی مرہم پٹی کرتیں تھیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأُدَاوِي الْجَرْحَى، وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ. (۱)

”حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم

- (۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب النساء العازيات يرضخ لهنّ ولا يسهم، ۳/ ۱۴۴۷، الرقم: ۱۸۱۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب العيّد والنساء يشهدن مع المسلمين، ۲/ ۹۵۲، الرقم: ۲۸۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۸۴، الرقم: ۲۰۸۱۱۔

ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، میں مجاہدین کے عقب میں خیموں میں رہتی تھی۔ مجاہدین کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کی عیادت کرتی۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

مصادر التّخریج^۳

۱. القرآن الحکیم۔
۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: مؤسّسة الرسالہ۔
۳. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔
۴. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ التاريخ الكبير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۵. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔
۶. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/ ۸۲۵-۹۰۵ء)۔ المسند بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔
۷. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/

٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید،
١٤٠١ھ۔

٨. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ /
٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ
الدار، ١٤١٠ھ / ١٩٨٩ء۔

٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ /
٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ دار
الباز، ١٤١٤ھ / ١٩٩٤ء۔

١٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ /
٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ المدخل إلى السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء
للمکتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

١١. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (٢١٠-٢٧٩ھ / ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ السنن۔
بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٢. تمام، ابو القاسم تمام بن محمد الرازی (٢١٠-٢٧٩ھ / ٨٢٥-٨٩٢ء)۔
السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٣. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ /
٩٣٣-١٠١٤ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب:

دار الباز للنشر والتوزيع۔

- ۱۴۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الشقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ۔
- ۱۵۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔
- ۱۶۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ الإصابة في تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔
- ۱۷۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ الأملی المطلق۔ بیروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔
- ۱۸۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔
- ۱۹۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الأعلی المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٢٠. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ هـ / ١٣٧٢-١٤٤٩ ع).
المطالب العاليتة بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٧ هـ / ١٩٧٨ ع.
٢١. حسام الدين هندي، علاء الدين علي متقي (م ٩٧٥ هـ). كنز العمال في سنن
الأقوال والأفعال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩ / ١٩٧٩ ع.
٢٢. حميدى، ابو بكر عبدالله بن زبير (٢١٩ هـ / ٨٣٤ ع). المسند - بيروت،
لبنان: دار الكتب العلمية + قاهره، مصر: مكتبة الممتنى -
٢٣. خطيب بغدادى، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ هـ /
١٠٠٢-١٠٧١ ع). تاريخ بغداد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
٢٤. خطيب بغدادى، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ هـ /
١٠٠٢-١٠٧١ ع). الكفاية في علم الرواية - مدينه منوره، سعودى
عرب: المكتبة العلمية -
٢٥. خطيب تبريزى، ولى الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله (٥٧٤١). مشكوة
المصابيح - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٤٢٤ هـ / ٢٠٠٣ ع -
٢٦. خلال، احمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال، ابو بكر (٣٣٤-٣١١ هـ).
السنة - رياض، سعودى عرب: ١٤١٠ هـ -
٢٧. دارمى، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥ هـ / ٧٩٧-٨٦٩ ع).
السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العربى، ١٤٠٧ هـ -

٢٨. ابو داود، سليمان بن أختث سبختانی (٢٠٢-٢٧٥هـ/٨١٧-٨٨٩ع)-
السنن- بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤هـ/١٩٩٤ع-
٢٩. دولابی، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (٢٢٤-٣١٠هـ)- الکنی
والأسماء- بیروت، لبنان: دار ابن حزم- ١٤٢١هـ/٢٠٠٠ع-
٣٠. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الہمدانی (٤٤٥-٥٠٩هـ/
١٠٥٣-١١١٥ع)- مسند الفردوس- بیروت، لبنان: دار الکتب
العلمیہ، ١٤٠٦هـ/١٩٨٦ع-
٣١. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (٦٧٣-٧٤٨هـ)- میزان الاعتدال فی
نقد الرجال- بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٥ع-
٣٢. ابن راشد، معمر بن راشد الأزدي (١٥١هـ)- الجامع- بیروت، لبنان:
المکتب الاسلامی، ١٤٠٣هـ-
٣٣. ابن راهویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ
(١٦١-٢٣٧هـ/٧٧٨-٨٥١ع)- المسند- مدینہ منورہ، سعودی عرب:
مکتبۃ الایمان، ١٤١٢هـ/١٩٩١ع-
٣٤. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧هـ)- المسند- قاہرہ، مصر:
مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦هـ-
٣٥. زنجشیری، ابو القاسم محمد بن عمر (٥٣٨هـ)- مختصر کتاب الموافقة بین أهل

البيت والصحابة - بيروت، لبنان: دار الكتب الحکمیة -

۳۶. ابن سعد، ابو عبد الله محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۴۵ع) - الطبقات الكبرى - بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ۱۳۹۸ھ -

۳۷. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ع) - تاریخ الخلفاء - بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید -

۳۸. شاشی، ابو سعید یثیم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/۹۴۶ع) - المسند - مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ -

۳۹. شافعی، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشي (۱۵۰۵-۲۰۴ھ/۷۶۷-۸۱۹ع) - المسند - بيروت لبنان: دار الكتب العلمیة -

۴۰. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفي (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ع) - المصنف - ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ -

۴۱. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطهر النخعی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ع) - کتاب الدعاء - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمیة - ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ع -

٤٢. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠ع)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٤ع۔
٤٣. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠ع)۔ المعجم الأوسط۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔
٤٤. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠ع)۔ المعجم الصغير۔ بیروت، لبنان: المكتبة الاسلامی، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ع۔
٤٥. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧١ع)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديث۔
٤٦. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧١ع)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مكتبة ابن تیمیہ۔
٤٧. طیلسی، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/ ٧٥١-٨١٩ع)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔
٤٨. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ع)۔ الجهاد۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مكتبة العلوم والحکم، ١٤٠٩ھ۔

٤٩. ابن أبي عاصم، أبو بكر بن عمرو بن ضحّاك بن مخلد شيباني (٢٠٦-٢٨٧هـ/ ٨٢٢-٩٠٠ع)۔ الآحاد والمثاني۔ رياض، سعودی عرب: دار الراية، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ع۔

٥٠. ابن أبي عاصم، أبو بكر بن عمرو بن ضحّاك بن مخلد شيباني (٢٠٦-٢٨٧هـ/ ٨٢٢-٩٠٠ع)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٥١. ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد اللہ بن محمد النمری (٣٦٨-٤٦٣هـ/ ٩٧٩-١٠٧١ع)۔ الاستيعاب في معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٥٢. ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد اللہ (٣٦٨-٤٦٣هـ)۔ التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد مراكش: وزارت عموم الأوقاف، ١٣٨٧ھ۔

٥٣. عبد اللہ بن احمد بن حنبل (٢١٣-٢٩٠هـ)۔ السنن۔ دمام: دار ابن قیم، ١٤٠٦ھ۔

٥٤. عبد بن حميد، أبو محمد بن نصر الكشي (٢٤٩ھ/ ٨٦٣ع)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ع۔

٥٥. عبد الرزاق، أبو بكر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ع)۔ الأملی فی آثار الصحابة۔ القاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن۔

٥٦. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ)
 ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔
٥٧. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ (٢٧٧ھ-٣٦٥ھ)۔ الکامل فی
 ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔
٥٨. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ (٢٧٧ھ-٣٦٥ھ)۔ الکامل فی
 معرفة ضعفاء المحدثین۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ١٩٩٣ء۔
٥٩. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی
 الشافعی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ تاریخ دمشق الكبير
 المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔
٦٠. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/
 ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔
٦١. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین فی أخبار قزوین۔ بیروت،
 لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔
٦٢. قضاعي، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ مسند الشہاب۔
 بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔
٦٣. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن
 محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/١٣٦١-١٤٥١ء)۔ عمدة القاری شرح

صحيح البخارى- بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربى-

٦٤. ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير بن ضوء بن كثير (٧٠١-٧٧٤هـ/

١٣٠١-١٣٧٣هـ)- تحفة الطالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن

الحاجب- مكة المكرمة، سعودى عرب: دار حراء، ١٤٠٦هـ-

٦٥. كنانى، احمد بن ابى بكر بن إسماعيل (٧٦٢-٨٤٠هـ)- مصباح الزجاجة

في زوائد ابن ماجه- بيروت، لبنان، دار العربية، ١٤٠٣هـ-

٦٦. لاكئى، ابو قاسم هبة الله بن حسن بن منصور (م ٤١٨هـ)- شرح أصول

اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع

الصحابه- الرياض، سعودى عرب، دار طيبة، ١٤٠٢هـ-

٦٧. ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزوينى (٢٠٩-٢٧٣هـ/ ٨٢٤-٨٨٧هـ)-

السنن- بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٩هـ/ ١٩٩٨ع-

٦٨. مالك، ابن انس بن مالك ﷺ بن ابى عامر بن عمرو بن حارث أصبجى

(٩٣-١٧٩هـ/ ٧١٢-٧٩٥هـ)- الموطأ- بيروت، لبنان: دار إحياء

التراث العربى، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٥ع-

٦٩. مروزى، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبد الله (٢٠٢-٢٩٤هـ)- السنة-

بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٤٠٨هـ-

٧٠. مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى (٦٥٤-٧٤٢هـ/ ١٢٥٦-١٣٤١ع)-

- تهذيب الكمال- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠ع-
 ٧١. مسلم، ابن الحجاج أبو الحسن القشيري (٢٠٦-٢٦١هـ/ ٨٢١-٨٧٥ع)-
 الصحيح- بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي-
 ٧٢. مقدس، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي المقدس، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ)-
 الأحاديث المختار قد مكه المكرّمه، سعودى عرب: مكتبة النهضة الحديثيه،
 ١٤١٠هـ/ ١٩٩٠ع-
 ٧٣. ملا على قارى، نور الدين على بن سلطان (م ١٠١٤هـ/ ١٦٠٦ع)- مرقاة
 المفاتيح- بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤٢٢هـ/ ٢٠٠١ع-
 ٧٤. ابن ملقن، عمر بن على بن ملقن الأنصارى (م ٧٢٣هـ/ ١٤٠٤ع) - خلاصة
 البدر المنير في تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعي الرياض،
 سعودى عرب: مكتبة الرشد، ١٤١٠هـ-
 ٧٥. مناوى، عبد الرؤف بن تاج العارفين بن على (٩٥٢-١٠٣١هـ/
 ١٥٤٥-١٦٢١ع)- فيض القدير شرح الجامع الصغير- مصر: مكتبة
 تجاريه كبرى، ١٣٥٦هـ-
 ٧٦. ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن يحيى (٣١٠-٣٩٥هـ/
 ٩٢٢-١٠٠٥ع)- الإيمان- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة،
 ١٤٠٦هـ-

٧٧. نسائي، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ع)-
السنن- حلب، شام: مكتب المطبوعات، ١٤٠٦هـ/١٩٨٦ع-
٧٨. نسائي، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ع)- السنن
الكبرى- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١١هـ/١٩٩١ع-
٧٩. نسائي، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ع)-
فضائل الصحابة- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية،
١٤٠٥هـ/١٩٨٥ع-
٨٠. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد (٣٣٦-٤٣٠هـ/٩٤٨-١٠٣٨ع)- حلية
الأولياء وطبقات الأصفياء - بيروت، لبنان: دار الكتب العربي،
١٤٠٥هـ/١٩٨٥ع-
٨١. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد (٣٣٦-٤٣٠هـ/٩٤٨-١٠٣٨ع)-
المسند المستخرج على صحيح مسلم- بيروت، لبنان: دار الكتب
العلمية، ١٩٩٦ع-
٨٢. نووي، ابو زكريا يحيى بن شرف (٦٣١-٦٧٧هـ/١٢٣٣-١٢٧٨ع)-
تهذيب الأسماء واللغات- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٩٩٦ع-
٨٣. يثمي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابي بكر (٧٣٥-٨٠٧هـ/١٣٣٥-١٤٠٥ع)-
مجمع الزوائد- قاهره، مصر: دار الريان للتراث +

بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۸۴. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔
المسند۔ دمشق، شام: دار المأموں للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔